اسلام میں عبادت کا صحیح تصور

عبادت اور خلافت

کیا خلافت کے قیام کی کوشش عبادت ہے؟

سید حسن النھامی حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الحمدَ لله نَحمدُه و نَسْتعينُه و نَسْتَغفِرُه و نَسْتَهْديه و نَعُوذُ باللهِ مِن شُرُورِ أَنْفُسِنَا و سَيِّئَاتِ أَعْمالِنَا مَن يَّهدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَه و مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَه و أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا رَبِّيْ وَحْدَه لَا شَرِيكَ لَه و أَشْهدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عبدُه و رَسُولُه بَلَّغَ الرِّسَالَةَ و أَدَّى الأَمَانَةَ و نَصَحَ الأُمَّةَ و كَشَفَ اللهُ بِهِ الغُمَّةَ و جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ الله مُخْلِصًا حَتّٰى أَتَاه عَن رَّبِّه اليَقِيْنُ فَصَلَوَاتُ رَبِّيْ و سَلَامُه عَلَيه، اَللّٰهُمَّ بَارَكَ اسْمُكَ وَاتَّصَلَ خَيْرُكَ و عَمَّتْ فَوَاضِلُكَ و تَمَّتْ نَوَافِلُكَ و حَقَّ عَلَى أَعْدَاءِكَ وَعِيْدُكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، أَنْتَ اللهُ، فِيْ السَّمَاءِ مُلْكُكَ و فِي البِحَارِ عَظَمَتُكَ و فِيْ كُلِّ شَيءٍ لَكَ آيَةٌ تَدُلُّ عَلٰى أَنَّكَ إِلٰهٌ وَاحِدٌ. فَيَا عَجَبًا كَيْفَ يُعْصَى الإِلٰهُ أَمْ كَيْفَ يَجْحَدُهُ الجَاحِدُوْنَ، ثُمَّ أَمَّا بَعْدُ!

بعض جماعتیں، تنظمیں اور فرقے اس بات کے قائل ہیں کہ اسلام میں عمل اور کوشش مقصود کے حصول کے واسطے ہے، اور موعود (یعنی جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے جیسا کہ خلافت کے) حصول کے لیے کسی جدوجہد کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر یہ لوگ عبادت اور تمکین یعنی اقتدار کے معنی میں خلط ملط بھی کرتے ہیں۔ عبادت کو صرف نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ تک محدود کرتے ہیں اور اسے دوسرے اعمالِ عبادت سے الگ کرتے ہیں۔ یوں یہ عبادت کے وسیع معنی و مفہوم کو چھوڑ دیتے ہیں۔

میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۝۵۶﴾ (الذٰریٰت ۵۶)

”اور میں نے جنات اور انسانوں کو اس کے سوا کسی اور کام کے لیے پیدا نہیں کیا کہ وہ میری عبادت کریں“

پس عبادت صرف اللہ وحدہ لاشریک لہ کا حق ہے، یہی مطلوب و مقصود ہے اور یہی ”دین“ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے پسند فرمایا ہے۔ عبادت ایک جامع نام ہے تمام اقوال اور ظاہری و باطنی افعال کا جو اللہ کے پسندیدہ ہوں۔

پس اس معنیٰ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعتقاد بھی عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، کتابوں اور رسولوں پر ایمان لانا بھی عبادت ہے۔ اُن رسولوں میں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ خاتم النبیین بھی ہیں، آپ کے ختمِ نبوت کا پیغام، اور آپ کا لایا ہوا وہ دین جو تمام ادیان پر نگران ہے اور ان سب ادیان کے لیے ناسخ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح آسمانی کتابوں اور یومِ آخرت پر ایمان لانا بھی عبادت ہے۔

اور عبادت میں یہ بھی شامل ہے کہ حضرت امام مہدی کی قیادت میں خلافت علی منہاج النبوۃ پر ایمان رکھا جائے۔

اچھی اور بری دونوں قسم کی تقدیر کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے سمجھنا بھی عبادت ہے۔ اسی طرح جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے یا اس سے ممانعت کی ہے اسے چھوڑ دینا اور اس سے بچنا بھی عبادت ہے۔ جس طرح کہ نماز، زکوۃ، روزہ، حج وغیرہ اعمال عبادت کا حصہ ہیں۔

امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور اپنے دل، زبان اور اسلحہ سے جہاد بھی عبادت ہے۔ یہ سب عبادت کے مفہوم میں داخل ہیں۔ جہادِ اقدامی اور دفاعی دونوں قسم کا جہاد بھی عبادت میں داخل ہے، بلکہ یہ عبادت کی سب سے اونچی چوٹی ہے۔

لہذا اس دشمن کو دفع کرنا جو مسلمانوں کی جانوں، عزتوں، زمینوں اور مقدسات پر حملہ آور ہو جیسا کہ یہودی فلسطین پر قابض ہیں، اسی طرح مسلمانوں کے مقدسات کو اپنے کنٹرول میں لینا، حکومتوں اور انتظامی معاملات اپنے کنٹرول میں لے کر ان میں اپنے فیصلے صادر کرنا، اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں انسان کے بنائے ہوئے کفریہ قوانین کے مطابق فیصلے کروانا، مسلمانوں کو ان کی وجہ سے قتل کرنا، قید کرنا اور ان کی بے عزتی کرنا یہ سب جہاد دفاعی کا تقاضا کرتے ہیں جو کہ عبادت ہے۔ یہ عبادت تمام عبادتوں میں اللہ تعالیٰ کے سب سے قریب ہے۔ بلکہ علمائے کرام نے اسے تمام فرائض میں اہم ترین فرضِ عین شمار کیا ہے۔ اسی وجہ سے مسلمانوں کی چھینی گئی سرزمین واپس لوٹانا اللہ تعالیٰ کے سب سے قریب کر دینے والی عبادت ہو گی۔

یہ بھی سمجھ لیں کہ عبادت اس وقت تک خالص نہیں ہو سکتی جب تک ایسی سر زمین تلاش نہ کی جائے جسے توحید پر مبنی اقتدار کے لیے آزاد کیا گیا ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝۴۱﴾ (الحج ٤١)

"یہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں، اور زکوۃ ادا کریں، اور لوگوں کو نیکی کی تاکید کریں، اور برائی سے روکیں۔ اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے قبضے میں ہے"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھیں کہ دس سال اس حال میں گزارے کہ اپنے آپ کو قبائل پر پیش فرماتے تھے، اور مقصود یہ تھا کہ ایک ایسی زمین مل جائے جس میں اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عبادت کرنے والے بندے موجود ہوں، اور یہاں سے نکل کر دوسری زمینوں کو بھی شرک سے چھڑا کر ایک اللہ کی عبادت میں لے آئیں۔ جب آپ کو ایسی زمین ملی اور وہ مدینہ کی سرزمین تھی اور مخلص انصار بھی ملے تو آپ جہاد اقدامی کے لیے نکلے تاکہ مکہ کو شرک سے آزاد کریں، اور وہاں سے نکل کر پوری دنیا کو اور آباد زمین کو اس سے چھڑائیں۔

پس ان سب کے پیچھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ سمجھ تھی کہ عبادت کا معنیٰ کتنا عام ہے اور یہ سب ایک اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ اسی کے نتیجے میں دین کو اقتدار ملا اور زمین کی وراثت حاصل ہو گئی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ لَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۝۱۰۵﴾ (الأنبياء ١٠٥)

"اور ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد یہ لکھ دیا تھا کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے"

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ۫ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝۱۲۸﴾ (الأعراف ١٢٨)

"یقین رکھو کہ زمین اللہ کی ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے، اس کا وارث بنا دیتا ہے۔ اور آخری انجام پرہیزگاروں کے حق میں ہوتا ہے"

اگر آپ گزشتہ آیات میں غور کریں تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ زمین کی وراثت اللہ کے اُن بندوں کے ساتھ ملی ہوئی ہے جو اللہ کی ایسی عبادت کرتے ہیں جیسا کہ اس کی عبادت کا حق ہے۔ ایسی

عبادت جو اس نے بندوں کے لیے پسند کی ہے۔ اسی کے مطابق وہ اس کے سارے شرعی احکام قائم کرتے ہیں۔

البتہ جو لوگ عبادت کا وہ معنی مراد لیتے ہیں جو ان کی ناقص سمجھ میں آتا ہے اُن کے نزدیک عبادت نماز، روزہ، زکوۃ، حج، ذکرواذکار اور اچھے اخلاق کا نام ہے۔ دوسرے عبادات کو یہ لوگ ترک کر دیتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلے کر کے اللہ تعالیٰ کی شریعت نافذ کرنا، زمین میں خلافت کے قیام کی شکل میں مسلمانوں کی وحدت دوبارہ زندہ کرنا، مسلمانوں کی زمینوں پر قابض کفار کو نکالنا، بالخصوص ارض مقدس جیسے مسجد اقصیٰ سے انہیں نکال باہر کرنا یہ سب فرض عین عبادتیں ہیں۔

اس قسم کی عبادات کو ترک کرنے کے پیچھے وجوہات یہ ہیں کہ ان میں مشقت، تھکاوٹ، مسلسل کوشش اور مال و جان کے ذریعے جہاد کرنا ہوتا ہے جو ان سے نہیں ہو پاتا۔ ان کی دلیل یہ ہوتی ہے کہ سب چیزیں ''تمکین'' سے تعلق رکھتی ہیں عبادت سے نہیں، اور یہی وجہ ہے کہ تمام اسلامی جماعتیں اور پارٹیاں ناکام ہو چکی ہیں۔

عبادت کی یہ ناقص فہم بعینہ ''رہبانیت'' ہے۔ یہ امت کو سُن کر دینے والا اور مدہوش کر دینے والا پروگرام ہے، تاکہ یہ اپنی نیند اور غفلت میں پڑی رہے۔ اگر امت ان گمراہ لوگوں کی فہم میں پھنسی رہی تو یہ اقتدار تک نہیں پہنچ پائے گی نہ ہی اللہ تعالیٰ انہیں خلافت کی نعمت بخشیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اس قسم کا تحریف شدہ دین پسند نہیں ہے، اور مسلمانوں کے مقدسات بدستور کفار کے قبضے میں رہیں گے۔ دین پر چلنے کا راستہ ان پر تنگ رہے گا، اور ظلم، کفر، خوف، ذلت اور وَہن کا راج ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۵۵﴾ (النور ۵۵)

''تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں اُن سے اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں ضرور زمین میں اپنا خلیفہ بنائے گا، جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو بنایا تھا۔ اور اُن کے لیے اُس دین کو ضرور اقتدار بخشے گا جسے اُن کے لیے پسند کیا ہے، اور اُن کو جو خوف لاحق رہا ہے اُس

کے بدلے انہیں ضرور امن عطا کرے گا۔ بس وہ میری عبادت کریں، میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور جو لوگ اس کے بعد بھی ناشکری کریں گے تو ایسے لوگ نافرمان ہوں گے۔“

اور آخر میں ایک نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کریں جیسا کہ اس کی عبادت کا حق ہے۔ عبادت اپنے وسیع معنی و مفہوم کے ساتھ جو کہ نماز، روزہ، زکوۃ، حج، اذکار، جہاد اور اس فریضے کے قیام کو بھی شامل ہے جسے ضائع کر دیا گیا ہے، وہ خلافت اسلامیہ کا فریضہ ہے۔ اور چونکہ اس خلافت کے قیام کی نشانیاں اور علامات ہمارے زمانے میں ظاہر ہو رہی ہیں اور یہ خلافت حضرت امام مہدی کے ہاتھوں ہی قائم ہو گی۔ اور اصول یہ ہے کہ واجب کا مقدمہ بھی واجب ہوتا ہے لہذا امام مہدی کے ظہور کے لیے محنت کرنا خلافت کے قیام کے لیے واجب ہے۔

پس اے مسلمانو اور حرکت انصار الامام المہدی کے پیروکارو!

ہمارے لیے لازم ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کریں، عمل کے ذریعے، امام کے ظہور کے لیے محنت کے ذریعے اور بیعت کرنے کے ذریعے بھی۔ تاکہ ہماری عبادت خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہو جائے۔ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ہمارے لیے اس دین کو اقتدار بخشے گا جسے اُس نے ہمارے لیے بھی پسند کر لیا ہے۔ لہذا عبادت کے اعمال کو اسبابِ تمکین کے ساتھ خلط ملط مت کریں۔